رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳ REGISTERED NO. A. 783



مفید نہو تو قیمت واپس

حبوب لقمانی بار عمر جاتی ہے خزاں کہتی ہے آنکو جوانی رو رہی جاتی ہے کسے [illegible]

ایسی حالت میں یہ گولیاں منگائیے اور خود [illegible] [illegible]

دل و دماغ اور خاص قوتوں میں [illegible]

روغن لقمانی [illegible]

[illegible]

طلائے عجیب [illegible]

طلسم [illegible] [illegible]

منگانے کا پتہ: دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

فائدہ نہو تو قیمت واپس

طلائے ممسک [illegible]

روغن طلاؤ [illegible]

حبوب ممسک [illegible]

عین الشفا میڈیکل ہال لکھنؤ

گھوڑ چڑھی

[illegible]

اکسیر جریان [illegible]

طلائے نادر [illegible]

[illegible] میڈیکل ہال خاص لکھنؤ

سفوف مراد

ہر قسم کی مردمی کمزوری سستی اور جریان کا بہترین علاج

[illegible]

طلائے مسیحا [illegible]

حبوب حیرت [illegible]

روغن محبت [illegible]

حبوب [illegible] [illegible]

اکسیر دمہ [illegible]

شفا [illegible] [illegible]

سفوف مراد رجسٹری شدہ [illegible]

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

جلد ۱۲ نمبر ۳

مضامین غیر

(جمعہ ۔ ۱۴ جنوری ۱۹۲۷ء)

اودھ پنچ

(از جناب شریر پرور بین گنگاوہ ایراقی)

ہے اودھ پنچ بھی پیارا اخبار — مخزن خلق ہے سارا اخبار
ہون ظرافت کا ہو کاشانہ چمن — کر رہا ہے یہ اشارا اخبار
ہے جو ممتاز یہ ممتاز مدیر — چرخ عشرت کا ہے تارا اخبار
جنکو ہے کچھ بھی ظرافت سے لگاؤ — دیکھ لیتے ہیں پنچ کا پیارا اخبار
لوگ کیوں سرکہ جبین ہوتے ہیں — کیا ہے املی کا کتارا اخبار
ٹھنڈے دل سے اسے سب دیکھتے ہیں — کس کی آنکھوں کا ہے تارا اخبار
لاکھوں ہیں کھیل تماشے اس میں — ہے مداری کا پٹارا اخبار
یاد آتے ہیں وہ سجاد حسین — جن کے ہاتھوں نے سنوارا اخبار
چٹ پٹا سا کوئی مضمون بھیجیں — گر کرے اس کو گوارا اخبار
آدمیت کے فرشتے ہیں جہاں — اوس فلک کا ہے ستارا اخبار
تازیانہ ہے بد اعمالوں کو — خوش نصیبوں کو ہے پیارا اخبار

اب تو ہندو بھی یہ کہتے ہیں شریر
نیارے مضمون ہیں نیارا اخبار

صاحب محترمہ

آپکی نظم بعض اس وضع وقطع کی وجہ سے بغیر کسی ترمیم کے درج کیجاتی ہے کہ اودھ پنچ طبقۂ نسوان کی مادی ترقی کا دشمن قوی مشہور ہے۔ حالانکہ حقیقت امر اسکے خلاف ہے۔ اودھ پنچ کا مسلک یہ ہے کہ کوئی فرد بشر دائرۂ حقوق طبعی سے باہر قدم نہ رکھے۔ خواہ وہ عورت ہو یا مرد۔ طبعی حقوق کی حدبندی کا اہل صاحب شرع کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی عورت یا مرد اپنے لیے نت نئے حقوق پیدا کرے تو وہ فاعل مختار ہے لیکن دوسروں کو بہکانا اور اپنا شریک و مؤید بنانا یہ شیطانی کام ہے۔ شیر کی کھال پہن کے ایک عقلمند نے شیر ہونے کا دعوے کیا تو خیر مگر دیکھنا یہ ہے کہ دنیا نے بھی اوسے شیر سمجھا؟۔ ہاں اگر دنیا اوسے شیر سمجھتی تو پشت کر گردن اور پنجے پر بید کیوں پڑتیں۔ اودھ پنچ شاید بہرا یہ گناہ نہ کرسکے۔ اسی لئے استقبال از وقت حاضر ہے۔ آپکی

بصد درخواست سے

چٹ پٹا سا کوئی مضمون بھیجیں — گر کرے اس کو گوارا اخبار

اوسی وقت تک بشکریہ قبول ہوتی رہیگی جب تک اودھ پنچ کی معتدل روش میں کجی نہ آنے پائے۔ ہاں ایک التماس ہے:۔

آپ کا تخلص "شریر" برا ہے۔ یعنے یہ مشتق ہے "شر" سے اور شر مستلزم عداوت ہے۔ سقراط نے دیکھا کہ ایک معلم ایک عورت کو کلمات سکھا رہا ہے تو بول اوٹھا۔

"بزدا دشنزا عطے سشہز"

اب فرمائیے کہ "شریر" کی نزدیکی غریب اودھ پنچ کے ساتھ کیا سلوک کریگی؟

دوسری بات یہ ہے کہ یہ سال "ش" ر کے لیے ناسازوار ہے دیکھیے ہمارے دوست منشی "شرر" صاحب دفعتاً انتقال فرما گئے علے ہذا القیاس سوامی شردھانند بھی آنجہانی ہوگئے۔ اونکے قتل کا الزام جس شخص کے سر عائد کیا گیا ہے اوسکا نام "عبد الرشید" ہے اس میں "ش" ر تو نہیں مگر "رش" موجود ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ "شریر" ہونا کوئی اچھی صفت نہیں ہے اگرچہ شعرا جو کچھ کہتے ہیں زبان ہی سے کہتے ہیں۔ فعل سے اونکے قول کو علاقہ نہیں ہوتا۔ دل لگی کی بات تو دوسری ہے لیکن کوئی کسی کو شریر کہے تو وہ خوش نہوگا۔ پس نام ایسا رکھیے کہ لوگ تشنیع کی راہ سے بھی کہیں تو برا نہ معلوم ہو۔

امید ہے کہ آپ اس عاجزانہ گزارش کو بدل خنک گوارا فرمائیں گی۔

اپنی اپنی سمجھ

خریدار:۔ کیوں جی۔ تم نے تو کہا تھا کہ یہ گاڑی عمر بھر کام آئے گی۔ ابھی سال بھر بھی نہیں ہوا کہ انجر پنجر ڈھیلے ہوگئے۔

ایجنٹ:۔ خداوند معاف کیجیے گا۔ مجھسے حضور کی عمر کا اندازہ لگانے میں غلطی ہوئی۔

تھیٹر کا منیجر:۔ خدا مرزا پور شریف سے بچائے۔ ایک دفعہ میں اپنی کمپنی مرزاپور لے گیا۔ صرف تیس چالیس تماشائی آئے اور لگے کمبخت غل مچانے۔

تماشائی:۔ پھر آپ نے یہ غل و شور کس طرح بند کیا؟

منیجر:۔ تمام ایکٹروں کو اسٹیج پر بلا کے اون سے کہدیا کہ تم بھی غل و شور کا پارٹ کرو۔

تماشائی:۔ پھر؟

منیجر:۔ پھر کیا۔ تماشائی ہار گئے۔

خریدار:۔ یہ اچھی کتاب "بزم قہقہہ" دی ہے کمبخت کسی کام کی نہیں۔

کتب فروش:۔ کیوں؟

خریدار:۔ اس میں کوئی کہانی ایسی نہیں جو بیوی کو میری دیر سے حاضری پر مطمئن کرسکے۔

حافظ سیتا محمد رفیع تاجر گوشت دسکرہ لکھنؤ کی عمدگی مال و کفایت نرخ کا ثبوت ایک معمولی آزمائش سے ہو سکتا ہے

بی بی :- تم کبھی تو مردانی بولی بولتے ہو۔ کبھی زنانی ضرورہو جاتے ہو۔

میاں :- ہاں۔

بی بی :- کیوں!؟

میاں :- میں اور میرے باپ دادا سب مرد اور عورت سے مرکب ہوکے پیدا ہوئے تھے۔

بی بی :- مجھے بہت عقلمند ہے۔

شوہر :- کیوں نہو۔ تمھاری عقل ابھی مین چلی گئی۔

بی بی :- ہاں دیکھو۔ اب تمنے میری راے سے اتفاق کیا۔

شوہر :- بات یہ ہے کہ میری عقل میرے پاس ہے۔

تھانیدار :- زخمی سے پوچھو تیرا نام کیا ہے۔ اسکی حالت خراب ہے۔ ایسا نہو کہ بے نام بتائے مرجائے۔

کانسٹبل :- وہ تو یہ کہہ کے مرگیا کہ میرے گھر کے تمام آدمی میرا نام جانتے ہین۔

(نگین)

موتیا بندی یعنی تبصرہ شعرالہند

(تحریر ۱۰ جنوری ۱۹۲۶ء)

صفحہ ۸۴ سے اُردو شاعری کے دو سکولوں دلی اور لکھنؤ پر طبع آزمائی کی گئی ہے۔ جو بیچارہ علم و خرد دونوں سے خالی ہو وہ ایسی ہی قوت میزہ رکھتا ہے جیسی کہ حضرت مصنف کو بہ سنت خلق الطفیل وا مصنفین اعظم گڑھ حاصل ہے فرماتے ہیں :-

"لکھنؤ کے تمدن و معاشرت میں عام طور پر جو زنانہ پن پیدا ہوگیا تھا اسکا اثر وہاں کی شاعری پر عموماً اور ریختی پر خصوصاً نمایاں ہوگیا ہے۔ رشتہ آتش سے کبھی کرم آب روان کی ...ی ... جناب کے جو برابر کبھی جناب آیا"

زنانہ پن :-

بلد رنجم است دیدہ خونبار ما بتار نگاہ

ہے کرم - ادس پری پیکر کو ناز اٹھا چاہیئے

یہ ایک عام حملہ لکھنؤ کے تمدن و معاشرت پر ہے۔ عام طور پر اس قسم کی تعریض کسی باحیا اور باسواد شخص سے سرزد نہیں ہو سکتی۔ لکھنؤ کی بول چال اور معاشرت وہی تھی جو دلی سے منتقل ہو کے



دلم فرنگی و جامہ ہندی گو عنیال العنیا فہو — کہ بوئے خود دانی گزارہ ہرجا سخت مشکل فہو

نہ اشترم نہ ہندوم نہ لنگرم نہ گاہ پرواری ہوئی آفر — براے آلیت قلب بانیکہ ہر دانیجا ماند پیانہ

میان تک یہ دلچسپی دہلی وہی رہی جبسے انشا اللہ خان انشا اور سعادت یار خان رنگین کے سے ریختی گو پیدا ہوگئے لیکن یہ حملہ براہ راست نہ کسی رو سے ایک جا کے دلّی پر بھی وارد ہوتا ہے۔ استدلالی جواب آئندہ سطروں مین دیا جائیگا۔ بالفعل تسکین دل سوختہ کے لئے اسیقدر کافی ہے کہ اسی زنانے تمدن کی آب و ہوا مین

(بہ تقاضائے پرورش) میاں ندوۃ العلما صاحب آجتک مکارم نگر کے قریب جلوہ گر ہین۔ اور یقیناً مکارم نگر کی خراب ہوا جنس ذکور کے واسطے مضرت ہے جب تک ندوۃ العلما گولہ گنج میں تھا مولوی شبلی صاحب نعمانی مولوی ابوالکلام آزاد دہلوی مولانا فاروق صاحب چریاکوٹی اور دیگر افاضل نے کبھی لکھنؤ کے تمدنی زنانے پن سے انفعال کا اظہار نہیں کیا۔ یا کبھی اظہار کیا ہو تو ہمین معلوم نہیں المصنف اعلم۔ ہمین ان سب حضرات کی خدمت مین نیاز حاصل تھا اور ہم بحلف کہتے ہین کہ مذکورین مین سے کسی نے کسی طبیب سے ہمارے سامنے مردانگی کی قلت اور نسائیت کی کثرت کا شکوہ نہیں کیا نہ کوئی دوا استعمال کی حالانکہ روز مرہ نشست و برخاست امتزاج و پرسش حال کا اتفاق ہوتا تھا۔ شمس العلما شبلی صاحب نے موازنہ انیس و دبیر مین اس زنانے پن کا ذکر جو بوجہ مرد ہونے کے انکی محسوس ہونا چاہئے تھا کسی مقام پر

قوم و ملت کے صحیح جذبات

اعلیٰ مضامین جدید خبرین دلچسپ فسانے۔ سہ روزہ مشہور اخبار **الخلیل** بجنور ملاحظہ فرمایئے جو ہر مہینہ متعدد انعام تقسیم کرتا ہے اور ۳۰ روپیہ کے بڑے انعام مین شرکت کی دعوت دیتا ہے۔ نمونہ مفت طلب فرمایئے۔

کردار ستی کا قتل (مرزا رسوا کے نسانون مین سے ایک بیمثل فسانہ) سلسلہ نمبر ۲ دولتی کا تذکرہ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ وغیرہ وغیرہ زیب قیمت صرف ۸ آنہ۔

قانون قبضہ آراضی صوبہ آگرہ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء مع فہرست و تشریح جلسہ و مطابق دفعات سابقہ صفحات ۸۰ قیمت رعایتی ۸ آنہ۔

دفتر اخبار الخلیل بجنور یوپی سے طلب فرمایئے

تذکرہ نہین فرمایا۔ جناب مولوی ابوالکلام صاحب بفضل خدا زندہ وسلامت ہین انھون نے بھی ضرورتاً سوا اپنی ریش مبارک کے پردہ رکھنے کو بار لکھنؤ کے زنانے تمدن ومعاشرت پر نہین ڈالا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ وکالت چند طلاب مین بہت دنون بعد پیدا ہوئی ہے یعنی جب سے کہ مکارم نگر کی آب وہوا سے عمدۃ العلما کا اتصال ہوا۔

لکھنؤ وہ مقام ہے جہان کے بانکے سپر وزرہ بکتر سے جسم کی حفاظت باعث ننگ وعار سمجھتے تھے شرفی کے انگرکھون پر تلوارین کھاتا انکا شعار تھا۔ یہان کی خاک نے فنون سپاہگری کے ایسے کامل پیدا کیے جنکا جواب دینے والا کوئی نہ تھا۔ اب بھی دس پانچ افراد موجود ہین اگرچہ انکی وضع قطع سے کوئی بانکپن ظاہر نہین ہوتا۔ سن رسیدہ لوگون مین بہتیرے ایسے ہی بانک پٹے بنوٹ کشتی بانے کے ماہر ہین۔ اگر حضرت مصنف کو ذوق آزمائش ہو تو بسم اللہ تشریف لائین ان کے ہنر اور ہتھیار ملاحظہ فرمائین ضرور انکے ہاتھ آزمائیں تو اس وہم کا ازالہ ہوجائیگا۔ جو ارد مکارم نگر کی سکونت مین زنانہ پن ضرور دکھائی دیگا بلکہ مردانی وضع بھی زنانی معلوم ہوگی۔ اور عجب نہین کہ مرض ساری ہو۔ چنانچہ تیغا بنگی کا قصہ اودھ پنچ کی پرانی جلدون مین شائع ہوچکا ہے۔

اشعار مذکورہ بالا مین زنانے پن کی جو دلیل قائم کی گئی ہے وہ بھی نرالی ہے یعنے عورم کرتی کی توصیف کرنے والا شاعر تو حضرت کے نزدیک زنانہ ہے مگر داڑھی وخط کی تعریفین کرنے والا شاعر پکا مرد۔ اوائل کتاب مین حضرت مصنف نے شعراے اردو پر امرد پرستی کا الزام لگایا تھا اب کہتے ہین کہ عورت کی طرف بھی نگاہ بھر کے نہ دیکھو نہین تو ہم تمھین زنانہ کہینگے۔ ان تحریرون کا صاف مطلب یہی ہے کہ تسبیح تعریف ثابت ہے واسطے مکارم نگر کے ہیجڑون کے کیونکہ معشوق نہ مرد ہونا چاہیے نہ عورت۔ عام طور پر مرد عورتون کے طالب نہین ہوتے خصوصاً شاعر پس حرام است بر ایشان نام عورم کرتی و انگیا چولی گر نکتن۔

اگر یہی زنانے پن کی دلیل ہے تو قریب عہد اقا دیہیل بھی زنانہ سمجھا جائیگا جسنے مستی اور پان کی دھڑی کا تذکرہ اپنے کلیات مین سیکڑون جگہ کیا ہے۔ مستی اور پان عورتون کے سامان آرائش مین سے دو ضروری چیزین ہین۔

اہل تحقیق کے نزدیک دہلی اور لکھنؤ کے سوا کوئی تیسرا مقام نہین ہے جس نے مردانی اور زنانی بول چال مین تفریق پیدا کی ہو۔

میر نے اپنے کلام مین فارسی الفاظ کے ذریعے سے بتکلف حشمت پیدا کرنے کی کوشش نہین کی سودا کا رجحان اسی طرف تھا چنانچہ جب سودا نے میر کا یہہ شعر سنا

سرہانے میر کے آہستہ بولو
ابھی ٹک روتے روتے سو گیا ہے

تو کہا کہ یہہ شاید میر کی والدہ نے کہا ہوگا۔ ہم یون کہتے ہین ؎

سودا کی جو بالین پہ ہوا شور قیامت
خدام ادب بولے ابھی آنکھ لگی ہے

یہہ ایک مطائبہ تھا اور بجز اس مطائبہ کے دوسرا کوئی واقعہ تاریخ یا اہل خبرت کے ذہن مین موجود نہین جس سے یہہ پتہ لگ سکے کہ زنانے اور مردانے محاورات کے متعلق قدیم شعرا مین سے ایک نے دوسرے پر کوئی نقض وارد کیا ہو۔ یہہ سلیقۂ سخن فہمی آج بہ برکت جوار مکارم نگر وبہ طفیل استفاضۂ عظیم گروہ سخن آفرین تے حضرت مصنف علام ہی کے لیے ودیعت رکھا تھا کہ فارسی الفاظ سب مردانے ہین مردانے شاعرون کو اردو الفاظ سے بچنا چاہیے۔ ورنہ زنانے کہلائینگے۔

سخنوران باانصاف ملاحظہ فرمائین تاریخ نے تازگاہ کو خون مین رنگ کے جوڑا اپنایا ہے اوس مین تحیت کا رنگ کہان سے تھلکا یا محرم مین اطفال کو تاشا پہنایا جاتا ہے اس مین ذکور واناث کی قید نہین شعرا کا معشوق رشائیل اعظم گڑھی مولوی نہین جو کہ کرشنی کی تعریف سے فارسی بلکہ عربی شاعرون کا کلام بھی خالی نہین ہے "پری پیکر" عورت کے لیے

مخصوص نہین۔ پری نژاد اور پری پیکر فارس مین خوبصورت زن ومرد کے واسطے یکسان مستعمل ہے۔ بااینہمہ نادانی حضرت مصنف کو ہمہ دانی ونکتہ رسی کا دعویٰ ہے۔ ہائے موتیا بند والے جوار مکارم نگر۔ ناسخ کا دوسرا شعر جس سے زنانے پن پر دلیل قائم کی گئی ہے یہہ ہے ؎

کافر خط استوا بدن کا
تیری سونے کی کردھنی ہے

چاندی سونے کی کردھنی ہندوون مین مرد وزن سب ہی استعمال کرتے ہین خصوصاً مہاجن۔ کوئی صاحب عقل اسے زنانہ زینت وآرائش کے اسباب مین داخل خیال نہین کرتا۔ اگر موتیا بند نہو تو جس کا جی چاہے تیرتھ اور میلے مین جاکے دیکھ لے۔ اور ناسخ کے زمانے مین تو کوئی کمر شکل خالی نظر آتی ہوگی۔ وہ ہندوستان کے تمول کا زمانہ تھا۔

یہہ موتیا بند نہین تو کیا ہے کہ تمام شعراے فارس کے کلام مین گو شوارون کی تعریف موجود پائی نہ دی۔ حافظ وسعدی وعطار وسرمد کی توصیف نظر آتی اردو شعرا نے جو اپنے بیان کے مرد جو زیور وزینت وہار کا حوالہ اپنے کلام مین دیا تو وہ زنانے دکھائی دیے۔ اور ان کے کلام مین تذکیر کی علامتین ٹٹولی جانے لگین پھر بھی نگر کے ہاتھ کچھ نہ لگا اور وہ "حیا گوشہ" زنانے پن کا طعنہ دے کے بیٹھ رہی۔

غالب کی زبان مین ہم کلام ہونا ایک قابل مدح وصفت ہے مگر کور سواد نہین باسواد مصنف علام کو وہ بھی مقدوح نظر آتا ہے۔ زندہ یہہ اعتراض ہے کہ "موت آئے" کہہ دینے سے اوستے زنانہ لب ولہجہ اختیار کرلیا ؎

رگئیے منکری مین تری اود وعدہ خلاف
موت آئے ملک الموت ترے آنے کو

شاید موت آئے کسی دلی کے شاعر نے نظم نہین کیا۔ یا ورق گردانی کلیات شعرا مین خوش نظری کے جلوون نگاہ کے نیچے نہین آیا۔ رند کے اس شعر کے دوسرے مصرع پر حضرت خط کھینچتے ہین ؎

[illegible]

حافظ سید محمد رفیع تاجر گوشہ وسرائے مجتبیٰ آباد لکھنؤ سے ہر قسم کی پکی زردوزی ٹوپیان طلب فرمائیے۔

مگر یہ نہیں دیکھتے کہ شاعر کس کی طرف مخاطب ہے۔ آیا کسی منقطع چقطع ڈاڑھی دار وزنی داڑھی والے مولوی کی طرف یا کسی عورت کی جانب۔ کیا یون کہنا مناسب تھا۔

"یاقدری تیرے زوائب پر زوائب حور العین قدا کر رہا ہون مین پیچ رہا دامال کے جیسے وا حد حکم"

رند کہتے ہین ؎

رات دن لوٹتے ہین ہجر مین انگارون پر
کس جلاپے مین پڑے عشق پر آوارت ہم

جناب مصنف نے جلاپے پر زنانہ خط کھینچا ہے۔ رند کا قول ہے ؎

یہی کہہ کہہ کے رد رو تا ہون
آنکھین ہیو مین جگا دیا کس نے

"آنکھین ہیو مین" پر زنانہ خط کھینچا گیا ہے اور ادون بان تکرت کھینچا گیا ہے جو زنانہ و مردانہ انداز کلام بالکل کلام دونون سے نا آشنا ہے۔ بلکہ شاید وا قفکار مردون کے فیض صحبت سے بھی محروم ہے۔ ورنہ وہ زبان قلم اس بات سے واقف ہوتی کہ "آنکھین ہیو" مشا زنانہ محاورہ نہیں اور ہیار مہو انکا ترجمہ ہے یہ بھی زنانہ مردانے کی قید تخصیص سے آزاد ہے۔

ممکن ہے کہ یہ صرف غلطیان مکارم نگر کی غیر معتدل آمد و رفت نے کرا دی ہون کیا معنی کہ اردو مین تذکیر و تانیث ساعی ہے۔ مکارم نگر کی آبادی نہ مذکر ہے نہ مونث۔ یا مذکر و مونث دونون پر مشتمل ہے۔ وہ کسی زبان سے "آنکھین ہیو مین" سن کے فقیق مصنف نے طے کر لیا کہ یہ تو یہ زنانہ محاورہ ہے۔ یہ خود اپنے تحقیق و اہل کمال کے نزدیک قابل اعتماد نہین مصنف صاحب کو اس صحبت سے کسی قدر آگے قدم بڑھانا اور باکمال طبقہ رجال سے پوچھنا لازم تھا۔ تاکہ اس حیرت سے نجات ملتی جو ایک بنے کو ہوئی تھی حکایت ہے کہ ایک مکارم نگر کا زنانہ محلے کے بنے کی دوکان پر جا بیٹھا اور باتون باتون مین جنون کے جھٹکے رکون کا اتفاق کی بات کہا دیکھی تو آگے سے سرک گئی بنا سمجھا کہ صاحب کی طرف تھی دل ہی دل مین ڈرا تھا۔ اور کسی طرح سمجھ رہا تھا کہ آخر کہیے جنس کیا ہے کس کا مذکر مونث ہے۔ آخر کہنے لگا ادی ہی۔ یہ آپ جنس کیا ہو

یہان سے جلا جیان سے۔ سارے منے پچا ایک گئی۔ بچا اپک گیا۔

بہرحال آتش ناسخ رند صبا جو کچھ کہتے تھے وسیع اپنے ملک کی زبان مین کہتے تھے۔ خواہ بحسب محل و ضرورت زبانی اہل جال اختیار کرنا پڑی ہو۔ مگر غیر زبان سے اوسوقت تک بھیک نہ مانگتے جب تک طبیعت ادائے مطلب مین مجبور کا انظہار نہ کرتی۔

اب حضرت مصنف کی پسند ملاحظہ ہو۔ خدا دیکھ سایہ سے تمام اہل ذوق کو محفوظ رکھے۔ آپ نے چند شعر و الاویز ترکیبون کے تحت مین انتخاب فرمائے ہین اور جن الفاظ پر خط کھینچا ہے اون پر صاد فرماتے ہین۔

(۱) ہو گیا یک بیابان ماندگی سے ذوق کم میرا
حباب موجہ رفتار ہے نقش قدم میرا

(حباب موجہ رفتار پر خط نہین ہے لہذا وہ پسند نہین)

(۲) یک قدم وحشت سے درس دفتر امکان کھلا
جادہ اجزائے عالم دشت کا شیرازہ تھا

(دوسرے مصرع پر خط نہین ہے)

(۳) یاس و امید نے یک عربدہ میدان مانگا
عجز ہمت نے طلسم دل سائل باندھا

(۴) سب گرمی نفس کی بہ تسلیم فضا گداز یان۔
تجالہ خیز ہے لب شیرین دہان ہنوز نہ

(۵) مرا سر رو ہے گلشن خند و شیرین کا سا۔

(۶) واں لطمہ تیر بار بیان شکوہ زخم ریز

(۷) پوزش پذیر تو مژدہ اشکبار کا۔

(۸) روان تھی بزم مین فوارہ ساں نہ روان کو

(۹) ساز تیر رنگ فریب دل غمگین پایا۔

(۱۰) کیا رو ہون دل رم آشنا کو۔
وہ شوخ ملا تو یہ کہان تھا۔

(کسی لفظ پر خط نہیں ہے۔)

(۱۱) کتنے رہبر رستے کہ راہ مین ہے۔
کاروان کا روان نہ بیا ہنوز۔
نقش پیدا نظارہ ہے حسرت

(۱۲) دل سودا زدہ شورش کدہ راز نہین۔

(۱۳) دلکش رنگ فریب اعجاز (۱۴) افسون زدہ جادوئے گفتار (۱۵) برزدہ دامان (۱۶) شعلہ خیز و جلوہ ریزہ (۱۷) بے نقشان۔ (۱۸) شکن آما۔ (۱۹) سینہ گداز بہشت (۲۰) غبارہ آرائے فراغت ریز خط (۲۱) آستین مالیدہ و برچیدہ دامان (۲۲) عشوہ پرکار شوق فریب آفرین۔ (۲۳) عشوہ جادو کمین۔

خود الفاظ مذکورہ کی شان ترکیب ان اشعار کے خالی از معنی و لطف ہونے کی شاہد عادل ہے جنکی بد قسمتی نے اونھین ایسے الفاظ سے دو چار کیا۔ شاید دو ایک شعر ایسے ہون جن مین بہ تکلف و تجشم مطلب بتایا جا سکے ورنہ ہر جگہ جامہ تنگ ہے اور قوافی بے وزن سیدھی سادی زبان لفظ کر خیر قدرت نہتی یا جاغ بے سود و غیر فطری مضامین نظم کرنے کا خواہشمند تھا اور نے پورا نا گور دھ پیچ کے کرو دا تیل مول لیا۔ تو تے پھوٹے روپے کے عوض مین چھڑوے حاصل کیے۔

حضرت غالب کی جدت پر اودھ پنچ مین بارہا مضامین لکھے گئے لہذا تقریر پارینہ سے درگزر کیجئے۔ اور بعض اشعار جو حضرت مصنف کے مرغوب طبع ہین اون پر توجہ فرمائیے۔ مومن کا شعر ہے ؎

تشبیہ دی تھی بیٹے کہیں انگبین سے
تجالہ خیز ہے لب شیرین دہان ہنوز

الفاظ اور مطلب دونون بے لطف ہین۔ شہد سے لب کی تشبیہ نے یہ قیامت برپا کی کہ ابتک دہان معشوق

اعلان

محمد اسحاق خان ولد وارث علی خان ساکن موسی نگر ضلع کانپور و سید محمد حسین ولد سید حامد حسین ساکن ... ضلع فیض آباد ہمارے مختار عام تھے۔ مگر ۲۰ جنوری ۱۹۲۶ء سے ہمنے اونھین برطرف کر دیا ہے اور اختیارات سلب کر لئے ہین۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ محمد اسحاق خان و سید محمد حسین تاریخ مذکور سے مختار نہین ہین کہ ہماری طرف سے کوئی کارروائی کرین۔ اور بعد اس اعلان کے اگر کوئی کارروائی وہ ہماری طرف سے کرینگے تو ہم ذمہ دار نہ ہونگے

المشتہر ... شیخ حسین میرزی خیرو ساکن ...



دھوتو ادھوتو!! ڈُگم ڈُھم! ڈُگم ڈُم!!

شور سے ہوئے کیا کرتا ہے موذی ہتیارے۔ تیری نیند کو کیوں لے گئی۔ خواہ مخواہ دوسروں کی نیند بھی اُچاٹ کرے گا۔

ہندوستان میں سب سے قدیم و دیانتدار کارخانہ حافظ مسیتا محمد رفیع تاجر گوٹہ مسر کہ معہ بتا باغ لکھنؤ کا ہے

بحر امید

اور سوقت بھی جبکہ ہر طرف ناامیدی اور مایوسی کی مہیب شکل نظر آتی ہے قدرتی طرح مسیحائی کا کام کرتا ہے اور مردہ تن میں کشتی حیات [illegible] ۔۔ امید کی کرن [illegible] جاتا ہے [illegible] بحر امید [illegible] مفت طلب کیجئے ۔

پرنسپل گورنمنٹ رجسٹرڈ پنجاب انسٹیٹیوٹ [illegible]

پیری

[illegible]

المشتہر [illegible]

بال جیون جی

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ سے مصدقہ رجسٹری شدہ

[illegible]

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

[illegible]

المشتہر منیجر بال جیون کار یالیہ علی گڑھ شہر دہلی

جرمنی کی حیرت انگیز عجیب و غریب اشیا

فوٹو بینڈ کیمرہ



[illegible]

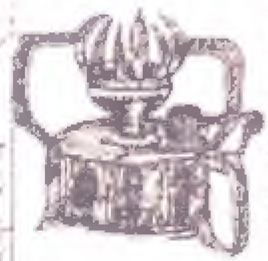
سگرٹ بنانے کی مشین

[illegible]

حیرت انگیز قینچی

[illegible]

کارآمد سفری چولہا



[illegible]

جرمن دوربین

[illegible]

کپڑوں پر بیل بوٹے نکالنے کی مشین



[illegible]

کلائی پر باندھنے کی خوبصورت گھڑیاں

[illegible]

مسلم ریوور واچ نگینہ ڈائل

[illegible]

منیجر وی جرمن ناولٹی سٹور نمبر ۱۲ رجسٹرڈ لاہور

شیرین دہن کے ہونٹون مین چپائے اودھر رہے ہین ۔ تشبیہ دے شاعر اودھر بھٹکے غریب مشرق ۔ واہ رے تشبیہ اور نفس تشبیہ کی دم ۔ دونون کا فعل ایک ۔ چپانے اودھیڑنے یا جھلنے پڑنے سے نفرت ہے ولادت ہی چاہئے ہو تو تجاہل خیزی سکو ۔ ان صاحب اپنی اپنی پسند ہے بندہ ہوٗ حضرت مصنف کو کان کی دشمنی لطف معنی و لطف زبان سے ہے جو شاعر شیوۂ زبان حضرت مومن کے کلام مین سے بھی وہی اشعار چن لے جنھین زمانے بھر کے ادیب نا پسند کرتے ہین ۔ خدا کی مار اس تجاہل خیزی پر ۔ مومن کا شعر ہے

> وان طعنہ تیر بار یہان شکوہ زخم ریز
> باہم تھی کس مزے کی لڑائی تمام شب

یعنے طعنے کے تیر سے شکوہ نشانہ بن جاتا تھا ۔ اودھر طعنے کے تیر چلتے تھے ۔ ادھر شکوے مین چھید پڑ رہے تھے ۔ یہی لڑائی تمام شب رہی ۔ انصاف سے کہیئے شاعر کا طائر خیال فلک پرواز ہے یا کبوتر بازون کا گنگا ۔ اس خیال مین کوئی لطافت اور بلندی ہے یا نہین ! مصنف صاحب طعنہ تیر بار اور شکوۂ زخم ریز پر عاشق ہوگئے ہین ۔ اگر اس قسم کی ترکیبین مرغوب طبع ہین اور معنی کی خوبی ملحوظ نہین تو ہم اسی طرز کے چند شعر لکھے دیتے ہین ۔ جھوم جھوم کے پڑھیے اور تعجب انگشت نمائی کرے تو اکیلے مین گالیان دیجیئے دوسب کے سامنے نہین ؎

> تشنہ و ہم خراش خبر دغا ہنوز
> تسکین فروش ذوق کشائی تمام شب
>
> اعجاز خیز وہ پوش نقاب عروس دید
> گزار اب ہے ہوش ربائی تمام شب
>
> عضا انگار یون مین ہیولان ماندگی
> تھا یک جہان عربدہ پائی تمام شب
>
> تجاہل خیز دون کو تھا گلفندۂ شریر
> اور دل کش نظارہ ہوائی تمام شب
>
> سینہ گداز غلط تھا خمیازۂ لطیف
> تمکین نواز عشق جھائی تمام شب
>
> کیا نے فشان ہے گرمی دہنگ بلبل
> ہرچند وہ دامنی ہو گدائی تمام شب
>
> ولب شکستہ چشم عشوہ گر لے شوق

> رم آشنا چکامہ سرائی تمام شب
> مالیدہ آستین ہے سلام نگر کی راہ
> دریائے گرمی کی ترائی تمام شب

باقی آیندہ

راقم ۔۔ رفیع الخیال کمال

سہرا

(بتقریب شادی خانہ آبادی جناب گستاخ صاحب)

از سرخاب

> ہو مبارک تجھے ہے آج ترے سر سہرا
> باندھا بنوئی نے نوشہ ترے سر پر سہرا
>
> گاتے پھرتے ہین گلی کوچون مین بہتر سہرا
> کوئی کہدے چلا اس سہرے سے بہتر سہرا
>
> دولہا بنجو مین حصہ تو ہے سرانکا چسلم
> اور اس فرق مبارک پہ ہے چنبر سہرا
>
> عاقلہ بیوی یہ بولین مجھے حیرت ہے یہ
> ہو چکا ہے زینہ یہ کس طرح سے سرور سہرا
>
> ڈاڑھون کی قیصری کا یہ بدیہی ہے ثبوت
> پہونچی نوشاہ کے سر پر جو آ جگر سہرا
>
> ڈر کے بھاگے تھے دلہن سے انھین دکا کیا خوب
> رکھیا پاؤن مین دولہا کے اوجھکر سہرا
>
> آپکے جوڑ احباب کے بھی پھول کھلین
> اس لیے باندھا ہے پھولون کا مکرر سہرا
>
> روک لیتا ہے یہ دشنام کی بوچھارون کو
> رونے انور جو ہے وہاں تو ہے چنبر سہرا
>
> بجتے ذری روح ہین سب کو ہے خوشی شادی کی
> شب کو گایا گئے پھر مرتب سہرا
>
> دیکھئے جیب نہ جانا کہین دولہا جیتے
> باندھتے آتا ہے شمشیر کا شوہر سہرا
>
> لوگ پہنا کیے منہ نہ گریبان سینی
> جیب مین رکھ لیا سرخاب نے جھکر سہرا

اودھ پنچ ۱۹۲۹ء ۱۹۳۰ء کے چند فائل مکمل تیار ہین جلد منگائیے قیمت معہ محصول ڈاک چھ روپئے ۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مولانا پنچ کی نوٹ بک

افیونی منطق

کون کہتا ہے کہ افیم آدمی کو مسخ کر دیتی ہے ۔ افیم تو عمر بڑھاتی ہے ۔ خیالات مین یکسوئی پیدا کرتی ہے ۔ تخیل ساتیج کی جان ہے ۔ تجرید فکر کی روح روان ہے جوان کنندہ پیر ہے ۔ مصاحب خاص صغیر ہے ۔ غم غلط کرنے کی اصلی تدبیر ہے ۔ عمل خیر ہے نسخۂ اکسیر ہے ۔ نوشیروان نے اسی کا نام نوشدارو رکھا تھا ۔ بزرجمہر اسکے دینے مین بخل کرتا تھا ۔ بھلا جو چیز ان اوصاف کی جامع ہو اوسکے ترویج سے کون مانع ہو ۔ دیکھیئے نائب وزیر ہند کے آنے کی خبر جو مشہور ہوئی تو اوڑتے اوڑتے بزم تریاک دانجمن قسر کو کا ونگ پہونچی ہر ایک ممبر بلائے ساران کی آمد پر توجیہین پیش کرنے لگا ۔

(۱) ٹھیکا آخر کچھ معلوم بھی ہوا کہ یہ ڈپٹی نائب وزیر صاحب گھر بار چھوڑ کے ناچ رنگ سے منہ اورنگی یہان کیون آئے ہو نہ کسی گھات مین آئے ہین ۔ ابی کوئی بھی

حکم قرار داد دیوالیہ

(دفعہ ۔۔ ایکٹ دیوالیہ)

بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر اول ضلع کھیری مقام لکھیم پور

درخواست دیوالیہ نمبر ۔ سنہ ۱۹۳۴ء

بابت قرار دینے دیوالیہ سایلان ۔

۱۔ نرائین پرشاد ولد بہرام ۲۔ رام دوار ولد نرائین پرشاد	ساکنان لکھیم پور پرگنہ و ضلع کھیری ۔ سایلان

بنام جملہ صاحبان ۔ سیان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بموجب درخواست ۔ ۔ ۔ ۱۹۳۴ء ۔ اس حکم کے دیوالیہ قرار دیے جاتے ہین ۔

سایلان درخواست ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(مرقوم ۔ جنوری ۱۹۳۵ء)

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

ہندوستان کو بیٹھا رکھا ہے۔ جنت بھوڑ کے بیٹے بھی جہنم میں آگئے ہیں۔

(۲) لوگ کہتے ہیں کہ سیر [illegible] کہ ہیں ہرے بھرے رو کر دیکھیں گے [illegible] ۔ مقاصد مطلب کو پا لیں گے۔ اور بیٹے پھر لے لڑ آئینگے۔

(۳) [illegible] میں نہیں ہیں یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔ [illegible] جان بل کی محبوب ہوئی ہے۔ اس صاحب [illegible] اس جماعت کو [illegible] ڈنشن صاحب [illegible] دو چار دن جان بل جان سے دل لگی کرینگے اور چلے جائینگے۔

(۴) ابی یہ تو اپنا [illegible] ہے۔ ہندوستان [illegible] کو اپنی ریاست کو دیکھئے [illegible] کی شان میں [illegible] کی ضرورت [illegible] ہے۔

(۵) واہ ضرورت کیوں نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] دسوں انگلیاں دسوں چراغ۔ ان کی ہوشیاری دیکھئے کہ [illegible] جان ہے اور ہوتا گیا ہے [illegible] ۔ [illegible] ہے کہ ہم ایسی جانیں [illegible] سب کیا آیا تھا اور انھوں نے [illegible]

[illegible]

کرا [illegible]

(۱) بھائی اگر یہ بات ہے تو [illegible]

(۲) بھائی [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) بھائی تم [illegible] بیگم کو [illegible]

[illegible]

نئی اور تیسری [illegible] لارڈ ارون کی آمد ایک ہے یا نہیں کہ جب سیاسی نہیں اساسی نہیں سیاسی نہیں تیاسی نہیں تو کیا عجب ہے کہ [illegible] سیاسی [illegible] لوٹے جا رہے ہیں۔ ابھی تو لارڈ [illegible] ہی [illegible] ہیں سنا ہے کہ [illegible] ہے لیکن سیر [illegible] اور بھی عنقریب آنے والے ہیں۔

مختصرات

[illegible] دیکھا جائیگا۔

بمبئی میں [illegible] بیگم [illegible]

[illegible]

دام پھر سے شروع کر دو ۔۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔ واہ۔

منصور

[illegible]

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

حلوائے مغز کنجشک

پھر یہی حلوا جات و معجون [illegible] اعضا رئیسہ و اعصاب کو طاقت پہونچاتے ہیں نیز عیش نشاط معدہ و جگر کو طاقت عظیم پیدا کرتا ہے۔ قوت مردمی کی نایاب دوا ہے جسکی تعریف حد توصیف سے باہر ہے ایک جلیل القدر طبیب کا قول ہو پر کہ شعر میں نظم کیا گیا ہے اگر ایسی مقتول کے بعد دنیا میں کوئی دوا ہے تو یہی ممسک ہے مقلد ہے۔ سرعت و رقت کے مرض کو دور کرتی ہے قیمت فی بکس ۱۰ خوراک چھ روپیہ

ماء اللحم عنبری دوآتشہ خاص الخاص

[illegible] تیار کیا گیا ہے یہ وہ مشہور ہے جسکی بابت ہندوستان میں شہرت ہے یا امرا و انگلش والیان ملک کیلئے تیار ہوتا تھا اب دواخانہ نے خاص طور پر تیار کیا ہے تاکہ عوام الناس کو بھی نصیب ہو [illegible] اور ادویات سے [illegible] تازہ میووں کے عرق سے تیار کیا گیا ہے مقوی اعضا رئیسہ ہاضم طعام رنگ رخسار سرخ و سفید کرنے والا۔ کمزوری کو دور کرنیوالا کاسر ریاح۔ بواسیر میں مفید۔ گردہ و مثانہ کو تقویت بخشنے والا ہے قوت مردمی کو بڑھانیوالا اور ممسک ہے رقت و سرعت و جریان کو دور کرتا ہے۔

فی بوتل پانچ روپیہ (عہ)

تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس پیمانہ مفت

طلائے سیمی

اعصاب کی تقویت میں بے نظیر ہے گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے جن لوگوں نے اپنے ہاتھ سے اپنی قوت زائل کی ہو یا کسی دوسرے خلاف فطرت افعال کی وجہ سے رگیں خراب ہو گئی ہوں ان کے واسطے حکم اکسیر رکھتا ہے تھوڑے عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے۔ مایوسوں کی امید کو بر لاتا ہے اور معمولی شکایتوں میں تو وہ اثر دکھاتا ہے اور ایسی طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپیہ (للعہ)

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت و توانائی پیدا کرنے کی نایاب دوا ہے جسکی نظیر ملنا مشکل ہے قوت مردمی کے اضافہ کرنے میں بے نظیر ہے [illegible] اور حرارت غریزی میں ہیجان پیدا کرتی ہے [illegible] اور رقت و جریان کی شکایت کو دور کرتی ہے بیماروں اور نا امیدوں کی امید کو بر لاتی ہے بڈھوں کو لطف شباب جوانوں کی طاقت میں تیزی پیدا کرتی ہے آجتک سیکڑوں مرد اور بیسیوں کے مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں اگر باقاعدہ طریقہ پر پوری مدت تک استعمال کی جائے تو قوت امساک میں بھی خاص اثر رکھتی ہے قیمت فی بکس ۱۰ خوراک [illegible] پانچ روپیہ (عہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے۔

فرمائش کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے | مینیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ | فہرست کلاں مفت طلب فرمایئے

ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

مع ۴۲ تصاویر

موت کو تو کوئی روک نہیں سکتا لیکن ہر کیسہ [illegible] ضعیفی دور کرنیکی ترکیب نکال ہی ڈالی ہے جو بالکل پر [illegible] اعضا کو حرکت دینے سے بدہضمی قبض کی شکایت اور نیز دیگر بیماریوں کا اندیشہ رہیگا اعضا کو کس طریقہ پر حرکت دیجئے ہر ایک کے واسطے کتاب میں ۴۲ تصاویر ہوئی ہیں کسی استاد کے سکھانیکی ضرورت نہیں پڑتی یہ کتاب زیادہ تر بیماریوں کے واسطے نہایت مفید ہے جو کہ گوشت چربی ورزش کرنے وغیرہ کا مرض نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے بواسیر و دیگر امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ہم نے خود اسکے مطابق ورزش کر کے بہت فائدہ حاصل کیا ہے واقعی اس کتاب کے بموجب عمل کرنے سے بوڑھا جوان ہو سکتا ہے۔ اس کتاب کی صفات دیکھتے ہوئے بھی ہم نے برائے نام اسکی قیمت صرف ۱۰ [illegible] رکھی ہے

ملنے کا پتہ سکھ سنچارک کمپنی متھرا

طاقت سے اسی نسخ

[illegible] کی تمام طاقتوں دماغی روحانی اعصابی وغیرہ کا انحصار جسمانی قوت پر ہے جسمانی طاقت کبھی نہیں تو سارا بلا تمام طاقتیں [illegible] [illegible] جسمانی طاقت [illegible] ضرورت [illegible]

آتنک نگرہ

[illegible] قیمت فی [illegible] پتہ وید شاستری منی شنکر گووند جی جام نگر کاٹھیاواڑ ایجنٹ اندر چند اینڈ کو۔ چوک۔ لکھنؤ

کشمیری لذت النساء باتصویر

[illegible] ہر کتاب [illegible] تعویذ محبت [illegible] تعویذ حب [illegible] دعائے سیف المحبت [illegible] طلسمات [illegible] اعجاز زاہدی [illegible] [illegible] علاوہ محصول۔ ہاشمی کمپنی پوسٹ نانوتہ ضلع سہارنپور

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

[illegible]

سدھا سندھو [illegible] سردی کھانسی بخار دست [illegible] اور ہیضہ کیلئے خوش ذائقہ دوا ہے [illegible] قیمت [illegible]

دور دگج کیسری [illegible] قیمت ۴ [illegible]

بال سدھا [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو۔

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب | بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے سول ایجنٹ [illegible] لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ
[illegible]
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے پنج پچ ہوا مین گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

سیاحت ظریف
یعنی
منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی
کا
منظوم سفرنامہ عراق
[illegible]
المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible]
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک جس قدر اساتذۂ فن کی گائگی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار مین جس قدر انکو دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کی گئی ہین بلطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب مذکور کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صراحت سے ابتداے کتاب مین لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک کو برت سکتے ہین جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم باجے ہی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو ترتیب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

حصہ اول کی [illegible] علاوہ محصول ڈاک ہر حال بذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ